روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 24 نومبر 2009ء 6 ذوالحج 1430 ہجری 24 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 266

اے اللہ مجھے ہدایت دے

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ میں ان کو وتر میں پڑھا کروں۔ کلمات یہ ہیں کہ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے عافیت دے جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور ان لوگوں میں شامل کر کے میرا متکفل بن جا، جن کی تو نے خود کفالت کی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت رکھ دے اور جو تو نے مقدر کر رکھا ہے اس کے شر سے مجھے بچا یقیناً تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا تو دوست بن جائے وہ کبھی ذلیل ورسوا نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب تو بڑی برکتوں والا اور بڑی شان والا ہے۔

﴿جامع ترمذی کتاب الصلوٰة باب القنوت فی الوتر حدیث نمبر 426﴾

خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی دوستی اختیار کرنے والے مثل عنکبوت اور برا انجام رکھتے ہیں

خدا تعالیٰ جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگوں کو خدا یاد آوے

ایک مومن کیلئے روحانیت اور تقویٰ انتہائی اہم چیز ہے اللہ کرے کہ ہر آن ہمارے قدم بڑھتے چلے جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 نومبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 نومبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ العنکبوت آیت 42 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان بدقسمتوں کا ذکر فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کی دوستی کو چھوڑ کر غیر اللہ کی دوستی کو اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مضبوط حصار میں آنے کے بجائے مکڑی کے کمزور جالے کو اپنا حصار سمجھتے ہیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں گزشتہ قوموں کے بدانجام اور ہلاکت کا ذکر کر کے ہوشیار کیا ہے اور واضح کر دیا کہ صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو اپنا ولی بنانے کی بھی ضرورت ہے اور یہ واقعات ایمان میں ترقی اور اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینے کیلئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ظلم کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ اصل حکومت خدا تعالیٰ کی ہے اور جب خدا تعالیٰ کی تقدیر اپنے فیصلے کرنا شروع کرتی ہے تو ظالموں کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض لوگ جو خدا کا نام لے کر مظالم کی انتہا کرتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کی طاقتوں پر ایمان نہیں ہوتا، ان کا اصل یقین اپنی دولت، طاقت، بڑی طاقتوں سے تعلقات اور اپنے جتھے پر ہوتا ہے اور نہیں جانتے کہ یہ چیزیں عارضی اور ختم ہونے والی ہیں اور وفا کرنے والی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا سہارا نہ ہو تو ظاہری اسباب اور تعلقات کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کیلئے روحانیت اور تقویٰ انتہائی اہم چیز ہے۔ صرف منہ سے مذہب کا اقرار کر لینا کافی نہیں ہے۔ نجات اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ مذہب کا بنیادی سبق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے۔ اسی لئے خدا کے برگزیدہ آتے ہیں اور یہی کام خدا تعالیٰ کے مقربین اور اولیاء خدا کے برگزیدوں کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم، خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں اور سچائی اور ایمانوں کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد یعنی دینی تعلیم کو دنیا پر لاگو کرنے اور ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے کیا ہم کوئی کردار ادا کر رہے ہیں۔ جب تک ہمارا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر نہ ہو اور غیر اللہ سے مکمل تعلق نہ ٹوٹے۔ ان پر بھروسہ اور امیدیں ختم نہ ہوں تب تک ہم حقیقی مومن نہیں کہلا سکتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ولی بنو ولی پرست نہ بنو۔ حضور انور نے فرمایا کہ کسی کا محتاج ہونے کی بجائے ایک مومن خود خدا تعالیٰ سے ایسے رنگ میں تعلق پیدا کرے کہ خدا کا ولی بن جائے۔ جماعت احمدیہ میں حقیقی ولی وہی ہے جس کا خلافت کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ فرمایا دعا کے لئے کسی کو کہنا منع نہیں مگر اس کے ساتھ خود بھی دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے یہ دعا سکھلائی ہے کہ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے عافیت دے جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور ان لوگوں میں شامل کر کے میرا متکفل بن جا، جن کی تو نے خود کفالت کی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت رکھ دے اور جو تو نے مقدر کر رکھا ہے اس کے شر سے مجھے بچا۔ حضور انور نے فرمایا پس یہ دعا ہمیشہ ہمیں مانگتے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، نماز پر قائم رہتے ہیں، رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل، غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ پھر فرمایا کہ خدا اس جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ وطہارت کے اول درجے پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ اللہ کرے کہ ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ولی بننے کی طرف ہر آن ہمارے قدم بڑھتے چلے جائیں۔ حضور انور نے ایک وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے سوائن فلو کا حفاظتی ٹیکہ لگوانے سے قطعاً نہیں روکا اس لئے جہاں جہاں یہ ٹیکے لگائے جا رہے ہیں ضرور لگوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الاضحیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 28 نومبر 2009ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ اس سلسلہ میں ایم ٹی اے کی خصوصی نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 2:45 بجے سہ پہر ہوگا۔ خطبہ عید 3 بجے سہ پہر نشر ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

قرآن کریم بار بار پڑھیں

مجلس شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا...... کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں........... تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے.......... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔

﴿کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27﴾

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان

عیدالاضحی منانے کا اصل مقصد

حضرت اسماعیلؑ کی اصل قربانی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وادی مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رویاء دکھائی گئی تھی۔ کیونکہ ایک بے آب و گیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت قربانی ہے۔........ حضرت ابراہیمؑ کی رویا کا مطلب یہ تھا کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ وادی مکہ ایک بے آب و گیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت اسماعیلؑ بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے اردگرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کرلیا اور زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کی تحریک کرکے اور اسی طرح عمرہ اور حج کے طریق جاری کرکے آپ نے مکہ کو آباد کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکہ آباد چلا آتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے۔

(الفضل یکم اگست 1957ء)

عیدالاضحیٰ منانے کا اصل مقصد

اس عظیم الشان قربانی کی یاد میں ہر سال جو عید منائی جاتی ہے اس موقع پر بے شک ہم ظاہری اظہار کے طور پر جانور ذبح کرکے قربانی کرتے ہیں لیکن اس عید کا اصل مقصد حضرت مصلح موعود یوں بیان فرماتے ہیں۔

''درحقیقت قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے بعد دنیا کے لئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جاکر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں اور لوگوں سے اس کے رسول کا پڑھوائیں جیسا کہ ہمارے صوفیا کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ہوگی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی بالکل حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی طرح ہو جائے گی۔ کیونکہ دلوں کی کیفیت اور ہوتی ہے اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کے دلوں کی حالت اور ہے مگر بہرحال حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو اس قربانی کے لئے پیش کرو۔''

بڑی عید اور چھوٹی عید میں ایک اور فرق

چھوٹی عید کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب بھوک کا زمانہ گزر گیا۔ لیکن بڑی عید کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آؤ قربانی کریں۔ اس لئے بڑی عید کو حضرت مصلح موعود نے انبیاء اور خلفاء کے زمانہ کی عید قرار دیا ہے۔ اور چھوٹی عید کو انبیاء کے بعد کے زمانہ کی عید۔

اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

''بڑی عید یہی ہے جو قربانیوں اور تکالیف کی ہے۔ وہ چھوٹی ہے جس میں بادشاہتیں اور حکومتیں ملتی ہیں۔ خدا کے انعام نام ہیں قربانی کا۔ ہمارے لئے تخت حکومت سُولی کا تختہ ہے۔

وہی ہماری حکومت ہے اور وہ تمام تکالیف جو ہمیں دی جاتی ہیں انہیں میں ہمارے لئے فخر ہے۔ ہم اگر اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے کرتے ہیں۔ اگر ہم مخالفوں سے کہتے ہیں کہ گالیاں مت دو۔ تو اس لئے کہ ان کے اخلاق نہ بگڑ جائیں اور اگر حکومت کو متوجہ کرتے ہیں تو اس لئے کہ حکومت خدا کی نظروں میں مغضوب ہو کر تباہ نہ ہو جائے۔ ورنہ ہم تو لذت اسی میں محسوس کرتے ہیں اور مومن کی عید اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ جن لوگوں نے محمد رسول اللہ ﷺ آگے پیچھے اور دائیں بائیں جانیں دیں انہوں نے عید نہیں دیکھی آج وہ سامنے نہیں ہیں ورنہ تم دیکھتے کہ ان کے چہروں پر ایسے آثار ہوتے تھے جو ظاہری عید منانے والوں کے چہروں پر ہو ہی نہیں سکتے۔ جو جان دے دیتا تھا وہ یہی سمجھتا تھا کہ میری عید آ گئی اسی لئے انہیں شہید کیا گیا ہے کہ عید کا چاند دیکھتے ہوئے مرے۔ ہر مومن جو دین کے لئے فدا ہوتا ہے وہ عید دیکھتا ہے یہی عیدالاضحیہ ہوتی ہے یہی انبیاء کے زمانہ کا نشان ہے اور اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔

آؤ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کے نام کو بلند کریں کہ اس نے ہمیں اس عید کی توفیق دی۔ جو سب سے بڑی عید ہے اگر اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترتے۔ اور بادشاہوں کو تختوں سے اتار کر ہمیں ان کی جگہ بٹھا دیتے۔ تو ان گالیوں کے مقابلہ میں ہمارے لئے وہ چیز بالکل حقیر ہوتی۔ جن شہداء نے افغانستان میں جانیں دیں۔ ان کی عزت چین جاپان اور افغانستان وغیرہ کے بادشاہوں سے بہت زیادہ ہے۔ اور دنیا کے ہزاروں سال کی بادشاہتیں ان کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ آئندہ احمدی بادشاہ جو دنیا کو فتح کریں گے ان کی حیثیت ان شہداء کے مقابلہ میں وہی ہوگی جو پہلوان کے مقابلہ میں بچہ کی ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں کرنے والے خدا تعالیٰ کے دائیں ہاتھ پر تخت پر بیٹھے ہوں گے اور بادشاہتیں کرنے والے مؤدب سامنے کھڑے ہوں گے۔

پس بڑے وہی ہیں جن کو بڑی قربانیاں کرنے کی توفیق ملی۔ چند روزہ زندگی کیا ہے اصل زندگی وہی ہے جو آئندہ شروع ہوتی ہے۔ اور وہی ہمیشہ کی زندگی ہوتی ہے۔ اس لئے حقیقی عید وہی ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اور یہ عید محض کسی قربانی سے نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ نبیوں کا زمانہ پانا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اور لوگوں کے مانگنے سے نہیں مل سکتا۔ غور کرو اگر تم آج سے پچاس سال بعد پیدا ہوتے تو کس طرح یہ نعمت پاسکتے یا اگر ساٹھ سال پہلے مر جاتے تو ان نعمتوں سے محروم رہ جاتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ میں پیدا کیا اور پھر عید منانے کی توفیق دی اس کے بدلہ میں وہ کہتا ہے کہ جاؤ دنیا میں پھیل جاؤ اور جدھر جاؤ اللہ اکبر اللہ اکبر کہو۔ خدا کے نام کو بلند کرو۔ اس کی حمد کرو اور گم گشتہ راہ لوگوں کو اس کے حضور حاضر کرو تا وہ بھی اس نعمت سے حصہ پائیں۔ پس قدر کرو ان ابتلاؤں کی اور تکالیف کی جو تم پر آتی ہیں کیونکہ ہر ایک قربانی اور ابتلاء تمہارے درجہ کو بڑھاتا اور تمہیں خدا کے قریب کرتا ہے۔ یہ دکھ اور تکالیف تمہیں مایوس نہ کریں۔ کیونکہ عید کے دن کوئی مایوس نہیں ہوا کرتا۔''

(خطبات عید صفحہ 184-183)

مسلسل قربانیوں کے نتائج

موجودہ دور کا قربانیوں کے ساتھ خاص تعلق ہے اس میں وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے۔ اور ترقی کرسکتی ہے جو عملاً ہر وقت قربانیوں کے لئے آمادہ رہے۔ ان قربانیوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بالآخر فتوحات نصیب ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود اس تعلق میں فرماتے ہیں کہ

''عیسائیوں نے قربانیاں کیں اور آج تک ان کی نسلیں اس قربانی سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ افسوس کہ (۔) نے آہستہ آہستہ اس سبق کو فراموش کر دیا جس کی وجہ سے انہوں نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا۔ اور ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ متواتر اور مسلسل دین کی راہ میں قربانیاں کرکے کی نشاۃ ثانیہ کو قریب سے قریب تر کر دے۔'' (الفضل 2 جولائی 1958ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی موجودہ قربانیوں کے دور کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی صبح کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''انہی مظالم کی کوکھ سے وہ فجر طلوع ہوگی جس کو میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں اور خدا کی قسم ضرور وہ فجر طلوع ہوگی۔ وہ خوشخبریوں کی صبح آئے گی وہ بشارتوں کی صبح آئے گی وہ فتح وظفر کی صبح آئے گی اور ہماری عید ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گی جو خدا کے فضلوں کا ایک نیا اظہار ہوگا۔،،

(خطبات طاہر عیدین صفحہ 35)

عید کی حقیقی خوشیاں

خوشخبریوں، بشارتوں اور فتح وظفر کی وہ صبح ہی دراصل ہماری حقیقی عید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

''یہ دن (۔) پر بہت سخت ہیں اور عالم (۔) دن بدن پہلے سے بڑھ کر مشکلات میں مبتلا ہوتا چلا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی ہدایت کی دائمی خوشیوں کی عید دکھائے۔ اصل خوشیاں وہی ہیں جو کی فتح کی خوشیاں ہیں جو (۔) کے صحیح سچی ہدایت پا جانے کی خوشیاں ہیں۔،،

(خطبات طاہر عیدین صفحہ 163)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اسی بنا پر ہمیں بار بار خاص کوشش کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنے کی طرف متوجہ فرما رہے ہیں۔ حضور نے جلسہ سالانہ یو کے سے 26 جولائی 2009ء کو اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''پس ہر احمدی کا یہ بھی کام ہے کہ دعوت الی اللہ کی کوششوں کے ساتھ اپنے اعمال میں بھی ایک پاک تبدیلی پیدا کریں اور پھر اپنی ان پاک تبدیلیوں کو اپنی دعاؤں اور آنکھ کے پانیوں سے سیراب کریں تا کہ جو انقلاب پیدا ہو وہ عارضی نہ ہو بلکہ مستقل ہو جو ہمیشہ دنیا میں راہنمائی کا باعث بنتا چلا جائے۔ پس اُٹھیں! ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے عرش پر ایک ارتعاش پیدا کردیں۔ خدائی تقدیر نے تو مسیح (موعود) کی جماعت کے غلبہ کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ ہمارا کام ہے کہ اس تقدیر کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھنے کے لئے اس کا حصہ بننے کے لئے دعاؤں پر، دعاؤں پر اور دعاؤں پر زور دیتے چلے جائیں تا کہ عرش سے ہم یہ آواز سننے والے ہوں کہ .... سنو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ فتح وظفر کی کلید تم کو ملنے والی ہے۔''

جیسا کہ حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ سے خدا کا حکم سُن کر اس کی تعمیل میں خود کو قربانی کے لئے پیش کر دیا آج ہم میں سے ہر ایک کو اپنے روحانی باپ اور پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دعوت الی اللہ کے میدان میں قربانیاں کرتے ہوئے مستعد ہونے کی ضرورت ہے۔ اس طرح نہ صرف ہماری اصلاح اور تربیت ہوگی اور ہماری عمر، جان، مال، جسمانی اور روحانی اولاد میں برکت ہوگی بلکہ ہم لاکھوں کروڑوں سعید روحوں تک اس صداقت کو پہنچا کر دین حق کے غلبہ کی ساعتوں کو نزدیک سے نزدیک تر کر رہے ہوں گے۔ جو دراصل ہماری بڑی عید ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ضمن میں ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

﴿پبلشر و پرنٹر﴾ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ﴿مطبع: ضیاء الاسلام پریس﴾ ﴿مقام اشاعت﴾ دار النصر غربی چناب نگر ﴿ربوہ﴾ قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

انسان کا جو مقصد پیدائش ہے وہ اللہ سے محبت اور اس کو یاد رکھنا ہے

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی طرح قوی ہونے کی صفت بھی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور قائم رہے گی

سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9/ اکتوبر 2009ء بمطابق 9/ اخاء 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر آتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ قوی ہے۔ انسانوں کے لئے تو قوی کے عام معنی یہ لئے جاتے ہیں کہ جسمانی اور عقلی طور پر طاقت رکھنا۔ کسی کام کو کرنے کی طاقت رکھنا، علمی طور پر مضبوط دلیل رکھنے والا لیکن خدا تعالیٰ کے بارے میں جب ہم قوی کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ تمام طرح کی طاقت رکھنے والا، ہر قسم کی طاقت رکھنے والا جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ وہ سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور طاقتوں کا مالک ہے۔ اپنی مخلوق کو بھی بعض قسم کی طاقتیں دے کر ان حدود کے اندر قوی بنا دیتا ہے۔ قرآن کریم میں جیسا کہ میں نے کہا خدا تعالیٰ نے اپنی صفت کا مختلف حوالوں سے ذکر فرمایا ہے اور جہاں بھی ذکر فرمایا ہے یا تو تنبیہ کرتے ہوئے یا بدانجام سے ڈراتے ہوئے یا بدانجام کے بارہ میں بتاتے ہوئے۔ یا ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہے جو خدا تعالیٰ کی باتوں پر کان نہیں دھرتے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب نازل ہوئے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں والا اور قوی سمجھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کے غیر اور مشرکین یا بتوں کی عبادت کرنے والے جو ہیں ان کو تنبیہ کی ہے کہ یہ شرک عذاب کا مورد بنائے گا۔ لیکن اس میں ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر چیز پر حاوی کر لیتے ہیں۔

سورۃ بقرہ کی 166 ویں آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔............ (البقرۃ: 166)

اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مقابل پر شریک بنا لیتے ہیں۔ وہ ان سے اللہ سے محبت کرنے کی طرح محبت کرتے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔ اور کاش! وہ (لوگ) جنہوں نے ظلم کیا سمجھ سکیں جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام تر قوت (ہمیشہ سے) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ عذاب میں بہت سخت ہے۔

اس میں پہلی بات تو یہ بتائی کہ انسان کا جو مقصد پیدائش ہے وہ تو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کو یاد رکھنا ہے۔ لیکن بعض لوگ اس مقصد کو بھول جاتے ہیں بلکہ اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ دنیا کی اکثریت محبت الٰہی کو نہ جانتی ہے، نہ سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ بلکہ اس کے مقابل پر یا تو ظاہری بتوں کی پوجا کی جاتی ہے یا بعض قسم کے بت دلوں میں گڑے ہوئے ہیں اور ان کی محبت ایسے لوگوں کے دلوں میں اتنی زیادہ گڑ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تصور ہی نہیں رہتا۔ لیکن اس کے مقابلے پر حقیقی مومن اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں سے زیادہ شدید رکھتے ہیں۔ پس اس آیت میں جہاں خدا تعالیٰ سے دور ہٹے ہوؤں کو یہ وارننگ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ غیر اللہ سے محبت تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے تو یاد رکھو کہ وہ سب بے طاقت چیزیں ہیں۔ ان میں کوئی طاقت نہیں۔ اصلی طاقت اور قوت تو خدا تعالیٰ کو حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ مَیں شرک کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ پس اس دنیا کی عارضی متاع تمہیں خدا تعالیٰ سے دور لے جا کر تمہیں تمہارے بدانجام کی طرف دھکیل رہی ہے لیکن مومنوں کو بتایا کہ اگر مومن ہونے کا دعویٰ ہے تو حقیقی مومن کی یہ تعریف ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ سے محبت سب محبتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی محبت ہر قسم کی محبت پر حاوی ہوتی ہے اور جو کچھ اسے دنیاوی اور اخروی انعامات ملنے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہی ملنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت، پھر اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے محبت کی طرف بھی راہنمائی کرتی ہے۔

پس ہمیشہ ایک مومن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تب کامل ہوگی جب اس کے رسول ﷺ سے بھی بے غرض محبت ہو۔.......... (آل عمران: 32) کے مضمون کو سمجھنا ہوگا۔ درود و صلوٰۃ سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہوگا۔ دنیا کی کوئی محبت ان دونوں محبتوں پر حاوی نہیں ہونی چاہئے۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے محبت کا بھی کہا ہے۔ تو دوسرے انسانوں سے محبت بھی خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ پھر فرمایا کہ مشرک تو شرک کر کے جو عذاب اپنے پر سہیڑ رہے ہیں وہ تو ہے ہی۔ لیکن مومن ہونے کا دعویٰ کرنے والے بھی اگر ان محبتوں کا خیال نہیں رکھیں گے جو خدا تعالیٰ سے محبت کے نتیجہ میں پیدا ہونی چاہئے تو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کو اہمیت نہیں دے رہے ہوں گے۔ اُس کو اُس کا مقام نہیں دے رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی جو پکڑ ہے اس پر ایسے لوگوں کی نظر نہیں ہوتی۔ پس ایک مومن کو اپنی زندگی میں اپنا ہر قدم اپنے سب طاقتوں والے خدا کا ادراک رکھتے ہوئے اور اس کو سب طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اٹھانا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مشرکین اور غیر اللہ کو خدا تعالیٰ کے مقابلے پر زیادہ اہمیت دینے والوں کو جہاں ان کے بدانجام اور عذاب سے آگاہ کیا ہے اور ڈرایا ہے اور ان کے واقعات بیان کئے ہیں وہاں مومنوں کو اللہ تعالیٰ سے محبت کی گہرائی تلاش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔

اس محبت کے بارہ میں کہ یہ کیسی محبت ہونی چاہئے اور اس کی اصل گہرائی کیا ہے اور اس

کا کیا مطلب ہے؟ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’جاننا چاہئے کہ محبت کوئی تصنع اور تکلف کا کام نہیں۔ بلکہ انسانی قویٰ میں سے یہ بھی ایک قوت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کرکے اس کی طرف کھینچے جانا اور جیسا کہ ہر یک چیز کے اصل خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہیں (اچھی طرح محسوس کئے جاتے ہیں) یہی محبت کا حال ہے کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے ہیں کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جائے۔ (جب اپنی محبت جو ہے انتہا کو پہنچ جائے، کامل ہو جائے تو پھر اس محبت کے جو جوہر ہیں، اس کے جو نتائج ہیں، اس کی جو خوبیاں ہیں وہی پھر ظاہر ہوتی ہیں)

فرمایا: ’’..........(البقرة: 94) یعنی انہوں نے گوسالہ سے ایسی محبت کی تو گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا۔ درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے۔ یا کھا لیتا ہے اور اس کے اخلاق اور اس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اسی قدر انسان بالطبع اپنے محبوب کی صفات کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلّی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور شیطان سے محبت کرنے والے وہ تاریکی حاصل کر لیتے ہیں جو شیطان میں ہے‘‘ ....۔

فرمایا ’’محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل و جان ساعی ہو (کوشش کرے) تا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے۔ سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب میں فنا ہو جاتا ہے۔ اپنے محبوب کے گریبان سے ظاہر ہوتا ہے (یعنی ہر وقت محبوب کے گریبان میں، اس کے دل میں اس کی تصویر رہتی ہے)‘‘ اور ایسی تصویر اس کی اپنے اندر کھینچتا ہے کہ گویا اسے پی جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اس میں ہو کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اس کے ساتھ ہو کر لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ درحقیقت اس کی محبت میں کھویا گیا ہے۔ محبت ایک عربی لفظ ہے اور اصل معنی اس کے پُر ہو جانا ہیں۔ چنانچہ عرب میں یہ مثل مشہور ہے کہ تَحَبَّبَ الْحِمَارُ یعنی جب عربوں کو یہ کہنا منظور ہو جاتا ہے کہ گدھے کا پیٹ پانی سے بھر گیا تو کہتے ہیں کہ تَحَبَّبَ الْحِمَارُ (یعنی اس کا پیٹ پانی سے بھر گیا) اور جب یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ اونٹ نے اتنا پانی پیا کہ وہ پانی سے پُر ہو گیا۔ تو کہتے ہیں شَرِبَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَحَبَّبَتْ۔ اور حَبّ جو دانہ کو کہتے ہیں (کسی بھی قسم کے دانہ کو حبّ کہتے ہیں) وہ بھی اسی سے نکلا ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ پہلے دانہ کی تمام کیفیت سے بھر گیا (اور جو پہلا دانہ تھا اس کی تمام کیفیت اس دانہ میں پیدا ہوگئی) اور اسی بنا پر اِحْبَاب سونے کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جو دوسرے سے بھر جائے گا وہ اپنے وجود کو کھو دے گا۔ گویا سو جائے گا اور اپنے وجود کی کچھ حس اس کو باقی نہیں رہے گی‘‘۔

(نور القرآن حصّہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 430 تا 433)

پس اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت ایک مومن کے لئے یہ ہے کہ اس کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کی کوشش کرے اور پھر دیکھے کہ وہ طاقتور خدا جو ہے، سب طاقتوں کا مالک خدا جو ہے، قوی خدا جو ہے اس کے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج میں 41ویں آیت میں طاقتور کافروں کے مقابلہ پر اپنے قوی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مومنوں کو تسلی دی ہے کہ اب کیونکہ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے اس لئے باوجود کمزور ہونے کے، باوجود تعداد میں تھوڑے ہونے کے، باوجود بے سروسامان ہونے کے تم ان کافروں سے جنگ کرو جو نہ صرف شرک میں انتہا کئے بیٹھے ہیں بلکہ ظلم کی بھی انتہا کر رہے ہیں۔ اب مذہب کی بقا کا سوال ہے ورنہ ظلم جو ہیں بڑھتے چلے جائیں گے اور اللہ کے شریک ٹھہرانے والے کسی مذہب کو بھی برداشت نہ کرتے ہوئے ظلم کا نشانہ بناتے چلے جائیں گے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ....(الحج: 41) یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر (لڑا کر) نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور (۔) بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

پس امن قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ظلم کا جواب سختی سے دینے کی اجازت دی۔ یہ کرو تو اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال رہے گی۔ پس یہاں اصولی بات بتا دی کہ مذہب کی جو جنگیں ہیں یا جو جنگ ہے وہ تمہارے پر ٹھونسی جائے تو دفاع کرنا ہے۔ نہ صرف اپنے مذہب کا دفاع کرنا ہے بلکہ غیر مذاہب کا بھی دفاع کرنا ہے کیونکہ (۔) کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی مذہب کے پیرو سے بھی بزورِ بازو مذہب تبدیل نہیں کرانا۔ کیونکہ یہ (۔) تعلیم کے خلاف ہے اور دنیا کا امن برباد کرنے والی بات ہے۔ ہدایت دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ ہاں پیار سے، طریقے سے، حکمت سے، (۔) کا فریضہ ایک (۔) کو ادا کرنا چاہئے اور یہ اس کے لئے ضروری ہے۔

پھر تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مذہبی جنگ میں مظلوم اور حق پر رہنے والے کی ضرور مدد کرتا ہے اور اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اس وقت جو ظلم ہو رہے تھے وہ مظلومیت کی انتہا تھی۔ مسلمانوں کی مکّہ میں جو حالت زار تھی وہ اس سے ہر وقت ظاہر ہو رہی تھی۔ مذہبی جنگیں ہجرت کے بعد اگر کسی سے کی جا رہی تھیں تو وہ مسلمانوں سے کی جا رہی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے قوی اور طاقتور ہونے کا ثبوت دیا اور بے سروسامان، تھوڑے اور ناتجربہ کار ہونے کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ اب جنگ کرو تو ان کی مدد بھی فرمائی اور فرشتوں کو مسلمانوں کی مدد کے لئے بھیجا۔ پس اس سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی اجازت دفاع کے طور پر دی تھی۔ امن قائم کرنے کے لئے دی تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے قوی ہونے کا اعلان کرکے یہ فرمایا کہ مذہب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف میں مذہب کے ماننے والوں کی مدد کروں گا اور کیونکہ اب آخری اور مکمل مذہب اللہ تعالیٰ کے اعلان کے مطابق (۔) ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے (۔) کی مدد کا وعدہ فرمایا اور اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ کہہ کر یعنی اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے اس بات کا اعلان کر دیا کہ مسلمانوں کے خلاف اگر مذہبی جنگ ہوگی تو میں مدد کروں گا۔ (۔)

حضرت مسیح موعود نے (۔) کے ابتدائی ایام اور (۔) پر ظلم اور جہاد کی اجازت اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا جو نقشہ ایک جگہ کھینچا ہے مَیں وہ بیان کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوگا، جو اپنے تئیں دولت میں، مال میں، کثرت جماعت میں، عزت میں، مرتبت میں، دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودا زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔

وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں، بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔ مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے مَیں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ مَیں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور مَیں خدائے قادر ہوں، ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن کریم میں اب تک موجود ہے یہ ہے .... (الحج: 40-41) یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔ (الجز 17 سورۃ الحج) مگر یہ حکم مختص الزمان و الوقت تھا ہمیشہ کے لئے نہیں تھا (اس زمانے کے لئے اور اس وقت کے لئے مختص تھا، خاص تھا) بلکہ اس زمانے کے متعلق تھا جبکہ اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کئے جاتے تھے"۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 5-6)

پس اللہ تعالیٰ جو سب طاقت والوں سے زیادہ طاقتور اور قوی ہے اس کا غضب مظلوم کے لئے بھڑکا اور جیسا کہ دنیا جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مظلوموں کو جو مکّہ میں آگ پر لٹائے جاتے تھے، جن کی ننگی پیٹھوں پر کوڑے مارے جاتے تھے، جن کے جسموں کو چیرا جاتا تھا اسی قوی خدا کی مدد اور نصرت سے نہ صرف ظلم سے بچایا بلکہ قیصر و کسریٰ کی حکومت کے والی بنا دیئے گئے۔ پس یہ ہے قوی خدا کی شان۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قوی ہونے کا ذکر کئی آیات میں کیا ہے اور تقریباً ہر جگہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کے دشمنوں کے بدانجام کا ذکر فرمایا ہے یا بعض نصیحتیں فرمائی ہیں۔ دو مختلف آیتیں مَیں نے پڑھی ہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے بھی اس میں خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ آئندہ بھی غالب آئیں گے۔ جیسا کہ سورۃ مجادلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے .... (المجادلہ: 22) کہ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ حق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ ہمیشہ تمام انبیاء کے مخالفین اپنے بدانجام کو پہنچے ہیں۔ جب تک (۔) کی حقیقی تعلیم کے علمبردار رہے اور اس پر عمل کرنے والے بنے رہے کامیابیاں ان کے قدم چومتی رہیں۔ جب نہ دین باقی رہا نہ (۔) باقی رہا تو اپنی اپنی حکومتیں بچانے کی فکر میں سارے لگ گئے کہ کم از کم جو چھوٹی چھوٹی حکومتیں ہیں وہی بچ جائیں۔

......اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی طرح قوی ہونے کی صفت بھی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور قائم رہے گی اور اسی غلبہ اور قوی ہونے کی صفت ثابت کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود کو اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ جنہیں خود بھی انہی الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ .... پس دین (۔) کی روشنی نے دوبارہ دنیا میں پھیلنا ہے اور یہ دین مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم ہونا ہے۔ اپنے قوی ہونے کے بارے میں بھی اور اس حوالے سے کہ آپ کی تائید اور نصرت بھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کئی مرتبہ الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ .... (تذکرہ۔ صفحہ 82۔ ایڈیشن چہارم مبطوعہ ربوہ) کہ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔

پھر فرمایا: .... وہ قوی اور غالب ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 5-6)

پھر ایک جگہ فرماتا ہے .... میرا رب زبردست قدرت والا ہے۔ اور وہ قوی اور غالب ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107)

حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ "مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ .... اس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ .... جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا۔ .... یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔ .... یعنی .... ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہوتا ہے۔ کوششوں سے حاصل نہیں ہوسکتا"۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 665۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 4)

اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا یا بے نیاز ہونا یہ ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے اور خاص عطا اسی وقت ہوتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتا ہے لیکن پھر بھی عطا اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہے۔ انعام جو ہے اللہ تعالیٰ کا انعام ہی ہے۔ کسی کوشش سے عطا نہیں ہوتا لیکن بہرحال اس سے اللہ تعالیٰ سے بندے کا ایک تعلق ظاہر ہوتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عطا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: "مجھے اللہ جلشانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے۔ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 35)

فرمایا کہ: "یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔ (یعنی جب بادشاہ داخل ہوں گے تو قومیں بھی داخل ہوں گی) پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔

(تذکرہ صفحہ 8۔ ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ کوئی خوش فہمیاں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا وعدہ ہے جو قوی ہے۔ جو سب طاقتوں والا ہے اور ہمیشہ اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے پورے کرتا آیا ہے اور آج تک بے انتہا وعدے ہم پورے ہوتے دیکھ بھی رہے ہیں۔ دیکھ چکے ہیں۔ ہماری مظلومیت کی حالت کو دیکھ کر جو بعض ملکوں اور خاص طور پر (۔) ملکوں میں ہے یا ہمارے اپنے ملک پاکستان میں بھی ہے، دنیا یہ سمجھے گی کہ یہ کسی دیوانے کی بڑ ہے یہ لوگ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ دنیا نے یہی سمجھا ہے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیشہ ہی غالب آئی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے .... (المجادلہ: 22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے"۔ (غلبہ کا مطلب یہ ہے کہ حجت زمین پر پوری ہو جائے کہ کوئی آگے دلیل نہ قائم کر سکے اور پیغام پہنچ جائے)۔ "اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں

پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے''۔

(یعنی جو سچائی انبیاء لے کر آتے ہیں ان کا جو بیج ہے وہ انبیاء کے ذریعہ سے پھیلا دیتا ہے۔) ''لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں''۔ (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

یہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ پس اس دوسری قدرت میں کتنی جلدی ہم نے اس غلبہ کا مشاہدہ کرنا ہے اس کا انحصار ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق اس سے محبت اس کے رسول ﷺ سے محبت اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی سے ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بے وفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی'' (اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔) ''خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے پھر اس پر کوئی ذلت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ (خدا کی طرف ہو جاؤ۔ کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔) نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 64)

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے کامل وفاداروں میں رہیں۔ ہر گناہ سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہر احمدی اپنے دل میں اس شدت سے بھڑکائے کہ تمام آلودگیاں جل کر خاک ہو جائیں، راکھ ہو جائیں اور پھر ہم دنیا کو وہ نظارہ دکھائیں جس کے دکھانے کے لئے ہی

...... ہر کہا پورا ہوا ہے

زمیں پر آسمان اُترا ہوا ہے　　یہ کیسا نُور سا بکھرا ہوا ہے
سہانا ہو گیا ہے دل کا موسم　　کوئی اس شہر میں ٹھہرا ہوا ہے
ہوئے ہیں خواب سارے دِلنشیں سے　　امیدوں کا چمن نِکھرا ہوا ہے
معطّر ہو گئی ہیں سب ہوائیں　　کوئی اس راہ سے گزرا ہوا ہے
ہم اس کی ذات کے قربان جائیں　　کہ جس کا ہر کہا پورا ہوا ہے

عبدالصمد قریشی

مکرم ولید احمد صاحب

میرے دادا محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب (مؤرخ احمدیت)

میرے پیارے دادا محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب 26/ اگست 2009ء کو بوقت پونے تین بجے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں وفات پا گئے۔

مجھے اپنے دادا کا کھلا ہوا چہرا اپنی 5 سال کی عمر سے یاد ہے۔ گھر میں لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ جس میں ایک اندازہ کے مطابق 8 ہزار سے زائد کتب ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں رات کو جب بھی لائبریری میں جاتا تو آپ اتنے کام میں مگن ہوتے تھے کہ کسی کے آنے کی آواز سے بھی اپنے کام سے نظر نہیں اٹھاتے تھے۔

جب بھی کسی کا فون آتا تو ایک نئے جذبے سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔ کوئی مہمان آپ سے ملنے آتا تو اس کی خوب مہمان نوازی فرماتے۔ آپ بہت محنتی تھے، ایسے انسان بہت سالوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے اکیلے وہ کام کیا، جس کے لیے ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔

خلفاء سے محبت کرنے والے تھے۔ اسی طرح آپ نے بارہ سے بیس خطوط کی ایسی فائلیں بنائی ہوئی تھیں جو کہ خلفاء کی طرف سے ملے ہیں۔ جب بھی آپ کو خط موصول ہوتا، وہ خط سال کے مطابق فائل میں سنبھال لیتے اور بہت جلد ہی خط کا جواب لکھ کر بھجوا دیتے۔ آپ نے واقف زندگی کا مطلب بہت اچھی طرح سمجھ لیا تھا اسی لئے آپ نے بڑے اچھے طریقہ سے اس عہد کو نبھایا۔

آپ کو کافی لمبا عرصہ جلسوں میں شرکت کرنے کا موقع بھی ملا۔ آپ حوالوں کے بادشاہ کہلاتے تھے اور آپ ایک انسائیکلوپیڈیا تھے۔ آپ جماعت کے چوٹی کے عالم تھے، دعا گو تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔ خلیفہ وقت کی اطاعت کرنے والے تھے اور وقت کے پابند تھے۔

مجھے ولید الملک کہہ کر پکارتے تھے۔ میرے بڑے بھائی کو نوید الملک اور میری امی کو پیار سے ملکہ صاحبہ کہتے تھے۔ میرے ابا جان کو ڈاکٹر بننے کے بعد کبھی اصل نام سے نہ پکارا۔ ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ نے اپنی لائبریری جو کہ ہمارے گھر میں بنی ہوئی ہے اس میں آپ نے ایک ریک میرے اور میرے بھائی کے لیے بنایا تھا جس میں کہانیاں اور مختلف جماعتی کتب تھیں۔ آپ جب بھی نئی کتب خریدتے تو ہمارے لئے بھی کتب خریدتے۔

جب کوئی جماعتی رسالہ چھپتا تو مجھے بھی پڑھنے کے لیے دیتے۔ جب ہم بازار جاتے تو آپ سے پوچھتے کہ دادا جان آپ کے لئے بازار سے کیا چیز لائیں تو ہنس کر فرماتے ''بس میرا بازار شریف کو سلام کہنا''۔ سبز رنگ پسند فرماتے تھے، کہا کرتے تھے کہ یہ رنگ آنکھوں کے لیے بہت اچھا ہے۔ 1948ء میں کشمیر کے محاذ پر فرقان بٹالین میں خدمات بجالانے کے دوران شیلنگ کے نتیجے میں ایک آنکھ کی بینائی کم ہوگئی اور اس وقت سے لے کر اب تک آپ نے ایک آنکھ کے ساتھ کام کیا جو کہ صرف اور صرف چند احباب کو پتہ ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ آپ نے جماعت کے لئے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔

آپ ایک اچھا اخلاق رکھنے والے تھے اور بہت پیار کرنے والے تھے۔ تاریخ احمدیت کی 20 شائع شدہ جلدوں کے علاوہ آپ کی 45 سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ہمارے ساتھ بڑے شوق سے سیر و تفریح کے لئے جایا کرتے۔ آپ نے ہمارے ساتھ بہت سے سفر کیے۔ آپ سفر میں جاتے ہوئے ہمیں لطائف اور واقعات سناتے۔ بہت لمبا عرصہ آپ نے بیت مبارک میں نماز پڑھائی۔

حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ زائد 1935ء میں جب آپ کی عمر 8 سال کی تھی تو آپ اپنے وطن کو چھوڑ کر، اپنے والدین کو چھوڑ کر اور اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر قادیان کی مقدس بستی میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے نہ صرف تعلیم حاصل کی بلکہ اعلیٰ مقام بھی حاصل کیا۔

آپ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی پریشانی ہو تو سب سے پہلے خلیفہ وقت کو دعا کے لیے لکھو پھر صدقہ دو اور پھر کثرت سے درود شریف اور استغفار پڑھو۔

میرے دادا محترم مولانا موصوف کی یہ خواہش تھی جس کا اظہار انہوں نے حضور انور سے بھی فرمایا تھا کہ:

''جب بھی انشاء اللہ خلیفہ وقت ربوہ تشریف لائیں تو ان کی خدمت میں میرا شیر بیٹا ولید الملک پھولوں کا گلدستہ پیش کرے'' اور اس بارہ میں دعا بھی کرتے تھے۔ جب بھی کوئی پریشانی ہوتی تو حضور کو لکھنے کے بعد مجھے بھی دعا کے لئے کہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ خدا چھوٹوں کی دعا جلد قبول کرتا ہے۔ پھر اسی طرح انہوں نے میرے ساتھ خلافت جوبلی کے موقع پر اپنی لائبریری میں جھنڈیاں لگائیں۔ اسی سال وفات سے ایک ماہ قبل 22 جولائی کو انہوں نے مجھے ایک تبرک دیا جو کہ ایک پاکستانی دس روپے کا نوٹ تھا۔ اسی سال جب میں اپنی کلاس میں اول آیا تو آپ نے مجھے تحفہ دیا۔

ایک مخلص دوست نے آپ کے دفتر جانے کے لئے گاڑی کا انتظام فرمایا تو آپ جب بھی اس گاڑی میں بیٹھتے تو ان کو دعا دیتے۔ غذا سادہ ہوا کرتی تھی۔ آپ کو کھانے میں کباب بہت پسند تھے۔ لباس بھی سادہ ہوتا تھا مگر صاف ستھرا۔ آپ دفتر جاتے ہوئے خوشبو لگاتے، بالوں میں تیل ملتے اور نہاتے۔ آپ کا مزار بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 12، حصہ نمبر 25 میں قبر 1 ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے دادا جان مولانا صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم قمر احمد سراء صاحب شاہ تاج ٹیکسٹائل ملز لاہور لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بڑے بھائی مکرم نیر احمد صاحب ابن مکرم نثار احمد صاحب انچارج بیوت الحمد کالونی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سلمیٰ غضنفر صاحبہ بنت مکرم محمد غضنفر صاحب مرحوم آف چک 543/E.B وہاڑی حال بیوت الحمد کالونی مورخہ 14 نومبر 2009ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کیا۔ دلہا مکرم چوہدری محمد دین سراء صاحب سابق مینیجر کریم نگر کا پوتا، مکرم چوہدری غلام محمد سراء صاحب سابق کارکن عملہ حفاظت خاص کا نواسہ اور دلہن مکرم نور محمد صاحب کی پوتی اور مکرم نظر محمد صاحب چک 543/E.B وہاڑی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مثمر بثمرات حسنہ اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی کو فوری طور پر اردو اور انگریزی پڑھانے والے اساتذہ کرام کی ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد کی نقول بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن تحریر کر کے جلدا زجلد خاکسار کو بھجوادیں۔ درخواست صدر صاحب حلقہ /امیر جماعت کی تصدیق شدہ ہو۔

قابلیت: ایم اے/ بی اے۔ ایم ایڈ اور بی ایڈ اضافی قابلیت شمار ہوگی۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر قمر احمد علی صاحب واقف زندگی میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ ہسپتال، پورٹونوو وبینن کی اہلیہ محترمہ امۃ الصبور صاحبہ کے پتہ کا آپریشن مورخہ 11 نومبر کو کراچی میں ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ ابھی نقاہت اور کمزوری باقی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کامل صحت عطا فرمائے۔ کمزوری دور کر دے۔ اور یہ لوگ خیریت سے واپس میدان عمل میں جا کر خدمت سلسلہ جاری رکھیں۔ آمین

مکرم نوید احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ گجرات شہر 15 نومبر 2009ء کو اپنے گھر کی چھت سے گر گئے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی بائیں بازو فریکچر ہوگئی ہے اور سر پر زیادہ چوٹ آئی ہے اس وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں سر پر چوٹ آنے کی وجہ سے طبیعت خراب ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ عبدالحئی صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بدر منیر صاحبہ 10 نومبر 2009ء کو بعمر 75 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم محمد امین بٹ صاحب مرحوم کڑیاں والا کی بیٹی اور حضرت میراں بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ مورخہ 11 نومبر 2009ء کو بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی کروائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں احمدیت کیلئے غیرت رکھنے والی صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں اور موصیہ تھیں آپ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب جرمنی، مکرمہ منصورہ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد مامون بٹ صاحب جرمنی اور مکرمہ فرحت نعیم بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد بٹ صاحب جرمنی اور متعدد نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب آف اوسلو ناروے اور خاکسار کے بڑے داماد مکرم مسعود احمد خان صاحب آف کراچی بروقت ربوہ پہنچ گئے اور نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہو کر دعا کی توفیق پائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خریداران الفضل کیلئے ضروری اطلاع

پاکستان پوسٹ کی طرف سے ڈاک خرچ میں 100 فیصد اضافے کی وجہ سے ڈاک خرچ میں اضافہ ناگزیر ہوگیا ہے۔ لہٰذا یکم نومبر 2009ء سے بیرون ربوہ خریداران الفضل کا شرح چندہ مندرجہ ذیل ہوگا۔

☆ سالانہ چندہ روزانہ 1800+300 زائد ڈاک خرچ-/2100 روپے

☆ ششماہی روزانہ -/900+150 زائد ڈاک خرچ-/1050 روپے

☆ سہ ماہی روزانہ -/450+75 زائد ڈاک خرچ-/525 روپے

☆ خطبہ نمبر سالانہ 400+50 زائد ڈاک خرچ -/450 روپے

نوٹ: یہ اضافہ ان خریدار کیلئے ہے جو الفضل اخبار بذریعہ ڈاک حاصل کرتے ہیں۔

(گلزار احمد طاہر ہاشمی۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

عشرہ وقف جدید

(4 تا 13 دسمبر 2009ء)

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ اس لئے امراء صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقف جدید سے درخواست ہے کہ

☆ عشرہ وقف جدید جمعۃ المبارک سے شروع ہوگا اس لئے 4 دسمبر کا خطبہ جمعہ وقف جدید کے اغراض ومقاصد اور اہمیت پر دیا جائے۔

☆ خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم وتربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام 'امداد مراکز نگر پارکر' ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی فرمائیں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

آزمائشی کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
جوڑوں کے درد کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
الرجک دمہ، گیس، تیزابیت، معدے کا السر۔ ہائی بلڈ پریشر۔ ہیپاٹائٹس۔ خصوصی کمزوری۔ بے اولادی بوجہ سیمن پرابلم۔ بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔
مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔
بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون: 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر
کینیڈین کوالیفائڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی گلاس شواب 10ML پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 Rs.15/= Rs.20/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 60، 20، 240 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6005666,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

این آر او سے مستفید ہونے والے وزراء کو استعفیٰ دینے کی ضرورت نہیں

چنیوٹ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اطلاعات قمرزمان کائرہ نے کہا ہے کہ صدر آصف علی زرداری 17ویں ترمیم کے خاتمے پر جلد قوم کو خوشخبری دیں گے، این آر او سے مستفید ہونے والے وزراء کو استعفیٰ دینے کی ضرورت نہ اس حوالے سے کوئی فیصلہ ہوا ہے۔

بھارت پاکستان میں دہشت گردی کو ہوا دے رہا ہے

وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان میں دہشت گردی کو ہوا دے رہا ہے اور جب تک بھارت پاکستان میں دہشت گردی کی مدد بند نہیں کرتا خطے میں امن قائم نہیں ہوسکتا، بھارت کو جارحانہ عزائم ترک کردینے چاہئیں، بھارت کے پاس مذاکرات کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ پاکستان پائیدار امن کے لئے جامع مذاکرات کسی بھی وقت شروع کرنے کو تیار ہے۔

☆ ☆ ☆

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔نومبر

طلوع فجر	5:16
طلوع آفتاب	6:42
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:07

زیورات کی خریداری کا قابل اعتماد مرکز
احمد مقبول کارنر
12۔ نیو کیمپس مال روڈ لاہور
042-6306163
E-mail: amcpk@hotmail.com

نواب شاہی گولیاں
Ph: 047-6212431 Fax: 6213966

0300-4146145
047-6214510 - 049-4423173

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
Lutaf Ahmed, Tayyab Ahmed
For free pickup just call
Cell: 0304-4216552, 0300-4344851
Please visit site: www.firstflightexpress.com

طالبات کے لئے رہائش
0321-9472334
0300-9472334

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیرنگرانی: محمد اشرف بلال
صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
Email: citipolypack@hotmail.com

MBBS in CHINA
PMDC
Xian Jiaotong University
Affiliated with PMDC approved by W.H.O & Govt. Of China.
• No need to pass any test in Pakistan as this is PMDC registered university.
• Admission is still Open for this year but only few seats.
• Very appropriate tuition fee.
• English Medium.
• Pay fee upon arrival to the University.
• Excellent environment for female Students.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124, 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

FD-10

UPS
041-2653371

کراچی الیکٹرک سٹور
0345-4111191

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
042-6312538
0333-4304361

اسٹیٹ ہاؤس لاہور
ربوہ: 03336713217
لاہور: 03334615339
کراچی: 03332113809

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali

مکان برائے فروخت
برائے فروخت ہے
0300-8500334

دلہن جیولرز
0300-4742974

نیشنل الیکٹرونکس
1980ء
DVD VCD T.V A/C
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS
+92-42-5119381
8462244
0333-4216664

ضرورت اساتذہ
Ph: 0476-214434